

سامان سفرِ آخرت بیگ  
کے سلسلے کا چھٹا کتابچہ

# سامان سفرِ آخرت

وہ سامان جو اگر قبر میں مرنے والے کے ساتھ رکھ دیا جائے تو انشاء اللہ  
وہ قبر کے عذابوں اور منکر و نکیر کے خوف سے سے نجات پا جائے گا۔



جمع و ترتیب  
سید عابد حسین زیدی

مدرسة القائم  
پیغام وحدت اسلامی کلی

# سامان سفرِ آخرت

سامان سفرِ آخرت بیگ  
کے سلسلے کا پہلا کتابچہ

وہ سامان جو اگر قبر میں مرنے والے کے ساتھ رکھ دیا جائے تو انشاء اللہ  
وہ قبر کے عذابوں اور منکر و نکیر کے خوف سے سے نجات پا جائے گا۔

# اللہ اعلم

ہے کوئی جو اپنی آخرت کیلئے موت قریب  
ہونے سے پہلے کوئی سامان کر لے؟  
(امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالبؑ)



جمع و ترتیب  
سید عابد حسین زیدی

مدرسة القائم  
پیغام وحدت اسلامی کلی

## فہرست

04	پیش لفظ	1
07	سامانِ سفرِ آخرت بیک میں کیا کیا ہے؟	2
07	میت کے منہ میں رکھا جانے والا عقیق	3
07	میت کے ساتھ رکھا جانے والا کفن اور اسکی خصوصیات	4
08	دعائے جوشن کبیر و صغیر کی اہمیت	5
08	سلمان فارسیؓ کے کفن کے لئے مولانا علیؒ کے اشعار	6
09	کفن کے ساتھ رکھا جانے والا پورا قرآن	7
09	حدیث سلسلۃ الذهب مع اسناد	8
12	کفن پر تحریر کیے گئے عقائد	9
14	کفن کے سلسلے میں آپ کی تین ذمہ داریاں	10
15	خاک کر بلا	11
17	وہ رومال جس میں غمِ اہل بیتؑ، خوفِ خدا اور ندامت کے آنسو جذب ہیں	12
18	خاک کر بلا کی سجدہ گاہ	13
19	خاک کر بلا کی تسبیح	14
20	جریدتین (دو سبز لکڑیاں)	15
21	جریدتین کے چند احکام	16
22	آیت اللہ عمر شیخؒ کی قبر میں رکھی جانے والی چیزوں کے بارے میں وصیت	17
23	شہادت نامہ	18
24	ماڈل وصیت نامہ	19
24	صدقے کے پیسے	20
25	آبِ زمزم	21

## شناخت

نام کتاب : سامانِ سفرِ آخرت  
 جمع و ترتیب : سید عابد حسین زیدی  
 کمپوزنگ : سید شاہ زیب علی رضوی  
 پروف ریڈنگ : سید دانش حسن رضوی ، سید محمد علی زیدی (ذیشان)  
 ٹائٹل و کتابت : سید وصی امام ، سید محمد علی زیدی (ذیشان)  
 مطبع : الباسط پرنٹرز 6070500 - 6606211  
 تعداد : ایک ہزار  
 طبع اول : اکتوبر ۲۰۰۹

جملہ حقوق محفوظ ہیں

باہتمام

مدرسة القائم

A-50 بلاک 20، سادات کالونی، فیڈرل بی ایریا، کراچی

فون: 0334-3102169 , 021-6366644

ویب سائٹ: [www.al-qaaim.com](http://www.al-qaaim.com) ای میل: [info@al-qaaim.com](mailto:info@al-qaaim.com)

## پیش لفظ

امیر المؤمنین حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ:

”اے لوگو! دنیا ایک گزرگاہ ہے اور آخرت (ہمیشہ) رہنے کی جگہ ہے، اپنی گزرگاہ سے اپنے (ہمیشہ) رہنے کی جگہ کے لئے سامان حاصل کر لو اور دنیا کو اپنے دل سے نکال لو قبل اس کے کہ تمہارے بدن اس سے نکال لئے جائیں۔“

..... تم ایسی چیز (موت) سے کیسے غافل ہو جو خود تم سے غافل نہیں ہے۔

..... روایات میں آیا ہے کہ: ”موت کے لئے تیار ہو جاؤ، قبروں کے لئے کچھ سامان کرو اور مقامِ فناء کے لئے آمادہ رہو۔“

مؤلف کتاب کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ فرماتے ہیں کہ:

”موت نے بڑے بڑے ظالم اور جابر لوگوں کی گردنیں مروڑ دیں، بادشاہوں کی کمریں توڑ دیں، اونچے اور شاندار محلوں میں رہنے والوں کو موت نے گڑھے میں ڈال دیا اور قبر کے اندھیرے میں پہنچا دیا۔ موت سے ہم غافل ہیں جبکہ موت کا نہ کوئی موسم ہے نہ وقت نہ کوئی پیغام نہ کوئی قاصد، نہ کوئی مخصوص جگہ ہے اور نہ ہی کوئی زمانہ۔ جب چاہے، جیسے چاہے، جسے چاہے اور جہاں چاہے آجائے ہم بے بس ہیں۔ موت نہ پوچھ کر آتی ہے اور نہ آنے سے پہلے بتاتی ہے۔ موت نے انہیں بجلی اور قہقہوں کی روشنی اور نرم و آرام دہ بستروں سے قبر کے اندھیروں میں پہنچا دیا۔“

وہ لوگ جو اپنی طاقت اور جوانی کے نشے سے مخمور تھے لہو و لعب کی محفلوں سے انہیں فرصت نہ ملتی تھی زندگی اور عمر دراز کے خواب دیکھا کرتے تھے۔ موت اور فناء کی انہیں فکر نہ تھی بہترین گھروں میں شب و روز گزارتے تھے، کھیلا کرتے تھے، ہر دن سکون اور ہر رات شبِ برأت ہوتی تھی۔ مگر اب مجبور ہو کر دنیا کو چھوڑ چکے ہیں۔ عمدہ و لذیذ کھانے کھانے والے زمین کے کیڑوں مکوڑوں کا لقمہ ہو گئے، دوستوں کی محفلوں کے بجائے تنہائی و وحشت میں گرفتار ہو گئے ہیں۔ کس طرح بچوں کو یتیم، بیوی کو بیوہ اور رشتہ داروں کو روتا چھوڑ کر چل دیئے۔ جو محفلوں کی جان ہوا کرتے تھے، ہر محفل میں بیٹھ کر قہقہے لگاتے تھے آج خاموش پڑے ہیں۔ دنیا کی لذتوں میں مشغول رہنے والے آج مٹی میں پڑے ہیں موت کو بھلانے والے آج اُس کا شکار ہو گئے اور نہ ہی اُن کے وارثوں نے اُن کے پاس مال چھوڑا، مرتے ہی اُن کے خزانوں پر قبضہ کر لیا اُن کو کفن میں لپیٹ کر دور ویران جنگل میں لے جا کر سینکڑوں مَن مٹی کے نیچے دبا دیا اور آج تک اُن کی کسی نے خبر تک نہ لی کہ کون تھا؟ اور کیا ہوا؟ ہمارا اُس سے کوئی واسطہ بھی تھا یا نہیں؟

جن آنکھوں کو ٹی وی، وی سی آر اور اپنے معشوق و محبوب کی طرف دیکھنے سے فرصت نہ ملتی تھی، آج باہرنگلی پڑی ہیں۔ زبان پر کیڑے چمٹ گئے ہیں جن لوگوں کو چغلی، غیبیت کرنے اور گانا گانے کے علاوہ کوئی اور کام ہی نہ تھا، آج کیڑوں نے کھا کر، چاٹ کر کیا حال کر دیا ہے۔ جن لوگوں کو بناؤ سنگھار اور نہانے

سامانِ سفرِ آخرت بیگ میں کیا کیا ہے؟

اس سامانِ سفرِ آخرت بیگ میں مندرجہ ذیل اشیاء رکھی گئی ہیں۔

وہ عقیق جس پر خدا کی وحدانیت، رسولِ خدا کی رسالت

اور آئمہ کی امامت کا اقرار تحریر ہے۔

اس عقیق کو میت کے منہ میں رکھنے کا یہ فائدہ ہوگا کہ انشاء اللہ اب سوالِ منکر و نکیر

کے وقت مُردے کی طرف سے یہ عقیق خود جواب دے گا۔

عقیق پر یہ عبارت تحریر کرائی گئی ہے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبِّي مُحَمَّدٌ نَبِيِّ عَلِيٍّ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ .....  
(تمام آئمہ کی امامت کی گواہی تحریر کی گئی ہے) (عروة الوثقى جلد ۱ صفحہ ۳۲۹)

اس بیگ میں جو کفن موجود ہے اُس میں مندرجہ ذیل خصوصیات ہیں۔

(۱)۔ اس کفن پر آبِ زمزم چھڑکا گیا ہے۔

(۲)۔ کفن پر کافور بھی چھڑکا گیا ہے کیونکہ بعض علماء نے یہ دونوں اعمال

مستحبات میں تحریر کئے ہیں۔

(۳)۔ اس کفن پر دعائے جوشن کبیر اور عذابِ قبر کو دور کرنے والی سورہٴ ملک

کو کافور سے ایک برتن پر لکھ کر پھر اُس برتن کو دھو کر اُس کا پانی کفن پر چھڑکا گیا ہے۔

دھونے، چکانے اور خوشبوؤں میں بسانے اور اپنے آپ کو صاف ستھرا رکھنے

کے علاوہ کچھ اور اچھا ہی نہ لگتا تھا، کیسی کیسی تدبیریں سوچا کرتے تھے، آج گرے پڑے ہیں اور کیڑے گوشت پوست کو چاٹ رہے ہیں۔

اُن کے گھر اُن کے بغیر بھی آباد ہیں، اُن کی بیواؤں نے نئے شوہر کر لئے ہیں، اُن کی جائیداد تقسیم ہو چکی ہے، مال پر غیروں نے قبضہ کر لیا ہے۔ جنہوں نے اپنے بچوں کے لئے رات کی نیند اور دن کا سکون غارت کر رکھا تھا، اُن کی بیویاں اور دوست اُن کو بھول چکے ہیں، اُن کے رشتہ دار اُن کے نام تک نہیں لیتے، کسی دوست کے دل میں اُن کی یاد نہیں آتی۔

ہم آخرت اور وہاں کے حساب و کتاب کو بھول گئے، ہم دنیا اور مال جمع کرنے کی دلدل میں پھنس گئے، یہی وجہ ہے کہ ہماری دنیا آباد ہے اور ہماری آخرت برباد، اس لئے ہمیں آبادی سے ویرانے میں جانا پسند نہیں اور موت سے ہم کو نفرت ہے کہ ہم نے وہاں جانے کی کوئی تیاری نہیں کی۔

لہذا اپنی زندگی میں نیک اعمال انجام دینا اور گناہوں سے پرہیز کے ساتھ ساتھ کچھ ایسے عملی اقدامات کی بھی ضرورت ہے اور کچھ ایسی چیزوں کو جمع کرنے کی بھی ضرورت ہے جن کی ترغیب دلائی گئی ہے اور جو قبر میں بے حد فائدہ پہنچانے والی ہیں۔

اراکینِ مدرسۃ القائم نے اس سلسلے میں وہ تمام چیزیں سامانِ سفرِ آخرت بیگ

میں جمع کر دی ہیں جو احادیثِ مبارکہ اور علماءِ اعلام نے بیان کی ہیں۔

بحر العلوم نے اپنی کتاب ”درہ“ میں لکھا ہے کہ:

”سنت ہے کہ اسے کفن پر لکھا جائے یہ ایمان و اسلام کی بہترین گواہی ہے، لہذا یہ حفظِ ایمان کی بہترین سپرز (ڈھال) بن جائے گی۔“

کیونکہ اس کی تاکید امام حسینؑ نے فرمائی ہے، سید الشہداء امام حسینؑ فرماتے ہیں کہ: ”میرے والد (مولاعلیؑ) نے مجھے خاص تاکید کی ہے کہ میں اس دعا (جوشن کبیر) کو حفظ کروں اور کفن پر تحریر کروں اور اپنے اہل بیتؑ کو بھی یہی تعلیم دوں۔“ (عروہ جلد ۱ صفحہ ۲۹۵) ان احادیث مبارکہ کی تاکیدات کی وجہ سے ان دعاؤں کو کفن کے ساتھ رکھا گیا ہے۔

اس کفن کے ساتھ دعائے جوشن کبیر اور دعائے جوشن صغیر تحریر شدہ موجود ہیں۔

روایات میں ہے کہ جو اس دعائے جوشن کبیر کو کفن پر تحریر کرے تو خدا کو حیاء محسوس ہوگی کہ وہ اُس پر عذاب نازل کرے۔

اس کفن کے ساتھ وہ دو اشعار بھی تحریر ہیں جو مولاعلیؑ نے سلمان فارسیؑ کے کفن پر تحریر فرمائے تھے۔

وَفَدْتُ عَلَى الْكَرِيمِ بَغِيرِ زَادٍ مِنَ الْحَسَنِ وَالْقَلْبِ السَّلِيمِ  
وَحَمَلُ الزَّادِ أَقْبَحُ كُلِّ شَيْءٍ إِذَا كَانَ الْوُفُودُ عَلَى الْكَرِيمِ

ترجمہ: ”اپنے ساتھ نیکوں اور سالم دل کا توشہ لئے بغیر اپنے کریم و برتر خدا کے بزرگ کے حضور جا پہنچا ہوں کیونکہ جب کوئی کسی کریم کے پاس مہمان ہو کر جاتا ہے تو اُس کے لئے سب سے بُری بات یہی ہوتی ہے کہ وہ اپنے ساتھ زاد و توشہ لے کر جائے۔“

امید ہے کہ امیر المؤمنینؑ کے ان اشعار کی برکت سے مرنے والے کے اعمال کی کمی اور کوتاہی کو خدا معاف کر دے گا۔

اس کفن کے ساتھ ایک چادر پر پورا قرآن تحریر ہے۔

جو قبر میں تہہ کر کے میت کے سینے کے اوپر رکھا جائے گا کیونکہ یہ عمل مستحب ہے۔ امام خمینیؑ کی تحریر الوسیلہ جلد ۱ صفحہ ۶۸ اور عروۃ الوثقی جلد ۱ میں تحریر ہے کہ امام موسیٰ کاظمؑ کو جو کفن دیا گیا تھا وہ بہت قیمتی تھا اور اُس پر پورا قرآن تحریر تھا۔ امید قوی ہے کہ انشاء اللہ اب کسی عذاب کو قرآن کی برکت سے مُردے تک پہنچنے کا کوئی راستہ نہ ملے گا۔

اس کفن کے ساتھ ”سِلْسِلَةُ الذَّهَبِ“ کی حدیث سند کے ساتھ تحریر ہے۔

اس کفن کے ساتھ امام رضاؑ کی نیشاپور میں محدثین کی جماعت کے سامنے ”سِلْسِلَةُ الذَّهَبِ“ کی حدیث کو اُس کی سند کے ساتھ تحریر کیا گیا ہے جس کے متعلق علماء نے فرمایا ہے کہ اسے بھی کفن پر تحریر کیا جائے (الگ سے لکھ کر بھی رکھا جاسکتا ہے)۔ ☆ مناسب ہے کہ ”سِلْسِلَةُ الذَّهَبِ“ کی مشہور و معروف سند کو اس طرح

لکھا جائے: ”حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْمُتَوَكِّلُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاهُوِيَةَ قَالَ: لَمَّا وَافَى أَبُو الْحَسَنِ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ نَيْسَابُورَ وَارَادَ أَنْ يَرْتَحِلَ إِلَى الْمَأْمُونِ، اجْتَمَعَ عَلَيْهِ أَصْحَابُ الْحَدِيثِ فَقَالُوا: يَا بِنَ رَسُولِ اللَّهِ! تَدْخُلُ عَلَيْنَا وَلَا تَحَدِّثُنَا فَسْتَفِيدُهُ مِنْكَ؟“ وَقَدْ كَانَ قَعَدَ فِي الْعَمَارِيَةِ فَطَلَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ ”سَمِعْتُ أَبِي مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ

سَمِعْتُ أَبِي جَعْفَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبِي مُحَمَّدَ  
 بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبِي عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 يَقُولُ سَمِعْتُ أَبِي الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبِي  
 أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ يَقُولُ سَمِعْتُ جِبْرَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ سَمِعْتُ  
 اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ :

”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ حِصْنِي فَمَنْ دَخَلَ حِصْنِي أَمِنَ مِنْ عَذَابِي“  
 فَلَمَّا مَرَّتِ الرَّحْلَةُ نَادَى: ”أَمَّا بَشْرُوطُهَا وَأَنَا مِنْ شُرُوطِهَا“

یعنی ہم سے محمد بن موسیٰ متوکل نے روایت کی اور کہا کہ ہمیں علی بن ابراہیم نے روایت  
 کی انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے یوسف بن عقیل سے انہوں نے اسحاق  
 بن راہویہ سے روایت کی ہے انہوں نے کہا:

جب حضرت امام رضا علیہ السلام نیشاپور پہنچے اور چاہا کہ وہاں سے مامون کی طرف  
 تشریف لے جائیں تو بہت سے محدثین آپ کے گرد جمع ہو کر عرض گزار ہوئے کہ  
 ”فرزندِ رسول! آپ ہمارے پاس تشریف لے آئے ہیں لیکن ہم سے کوئی حدیث  
 بیان نہیں فرمائی جس سے ہم استفادہ کرتے؟ آپ اس وقت عماری میں تشریف  
 فرماتے، اپنا سر مبارک اس سے باہر نکال کر فرمایا:

”میں نے اپنے والد بزرگوار امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا ہے انہوں نے  
 اپنے والد امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے انہوں نے اپنے والد گرامی

امام محمد باقرؑ سے انہوں نے اپنے پدر بزرگوار امام زین العابدین علیہ السلام  
 سے انہوں نے اپنے والد امام حسین علیہ السلام سے انہوں نے اپنے پدر گرامی  
 امیر المؤمنین علیؑ سے انہوں نے فرمایا: ”میں نے رسول خدا سے انہوں نے فرمایا:  
 ”میں نے جبرائیل امین علیہ السلام سے اور انہوں نے کہا:

” کلمہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ میرا قلعہ اور جائے پناہ ہے، تو جو شخص میرے قلعہ  
 میں داخل ہو جائے گا میرے عذاب سے امان پاجائے گا۔“

پس جب کچھ دیر اونٹ چلا تو آپ نے بلا کر فرمایا:

”یہ سب کچھ اس کی شرطوں کے ساتھ ہے اور ان شرطوں میں سے ایک میں بھی ہوں۔“  
 ☆ بہتر ہے کہ اس حدیث کی دوسری سند کو بھی کفن پر تحریر کریں جو یوں ہے:

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ مُحَمَّدٍ  
 الْحُسَيْنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الرَّازِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
 يَحْيَى الْأَحْوَازِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا  
 الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَمْهُورٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ  
 مُوسَى الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ جَعْفَرِ  
 بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ  
 عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عَنْ جِبْرَائِيلَ عَنْ مِيكَائِيلَ عَنْ إِسْرَافِيلَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ  
 عَنِ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ :

”وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ حِصْنِي فَمَنْ دَخَلَ حِصْنِي أَمِنَ مِنْ نَارِي“

احمد بن حسن قطان نے ہمیں یہ روایت بیان کی اور کہا کہ عبد الکریم بن محمد حسینی

نے روایت کی اور کہا کہ محمد بن ابراہیم رازی نے ہمیں روایت کی اور کہا کہ عبد اللہ بن تکیٰ اہوازی نے روایت کی اور کہا کہ ابو الحسن علی بن عمرو نے مجھے روایت کی اور کہا کہ حسن بن محمد بن جمہور نے ہمیں روایت کی اور کہا کہ علی بن بلال نے مجھے روایت کی اور کہا کہ ہمیں حضرت علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام نے امام موسیٰ کاظم سے انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے انہوں نے امام زین العابدین علیہ السلام سے انہوں نے امام حسین علیہ السلام سے انہوں نے علی بن ابی طالب علیہم السلام سے انہوں نے حضرت رسول سے انہوں نے میکائیل سے انہوں نے حضرت اسرافیل سے انہوں نے لوح و قلم سے روایت کی ہے کہ خداوند عزوجل کافرمان ہے:

”علی بن ابی طالب کی ولایت میرا قلعہ اور جائے پناہ ہے پس جو شخص میری پناہ گاہ کے اندر آ گیا وہ میری جہنم کی آگ سے محفوظ ہو گیا۔“

کفن پر تحریر کئے جانے والے اعتقادات۔۔

بحر المصاب اور تحفۃ المجالس میں ہے کہ امام صادقؑ نے فرمایا کہ میت

کے کفن پر خاکِ شفاء سے اعتقادات لکھنا نور مومن ہے قبر کی ہولناک تاریکی اور منکر و نکیر کے سوالات سے امان ہے۔

اس کفن کے ساتھ خدا کی وحدانیت، رسول اللہ کی رسالت، آئمہ علیہم السلام

کی امامت کا اقرار اور دیگر عقائدِ حقہ تحریر کئے گئے ہیں۔۔

لکھیں: ”فلاں بن فلاں..... میت اور اُس کے باپ کا نام لکھیں.....“

يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَنْ عَلِيًّا وَالحَسَنَ وَالحُسَيْنَ وَعَلِيًّا وَ مُحَمَّدًا وَ جَعْفَرًا وَ مُوسٰى وَعَلِيًّا وَ مُحَمَّدًا وَعَلِيًّا وَ الحَسَنَ وَ الحُجَّةَ الْقَائِمَ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ وَ اَوْصِيَاءَ رَّسُوْلِ اللّٰهِ اَيْمَتِي وَاَنَّ الْبُعْثَ وَ الثَّوَابَ وَ الْعِقَابَ حَقٌّ۔

ترجمہ: فلاں بن فلاں گواہی دیتا ہے کہ خداوند واحد لا شریک ہے اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں، حضرت علی، حسن، حسین، علی، محمد، جعفر، موسیٰ، علی، محمد، علی، حسن اور حجت قائم علیہم السلام جو اللہ کے ولی ہیں اور رسول خدا کے اوصیاء ہیں، میرے امام ہیں، دوبارہ اٹھایا جانا اور ثواب و عذاب حق ہے۔ (العروة الوثقی جلد ۱ صفحہ ۲۹۵)

وسائل الشیعہ کی دوسری جلد میں امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ:

”اپنے لئے اچھا۔ بیش قیمت۔ کفن تیار کرو کیونکہ تم قیامت کے دن اسی

میں قبروں سے اٹھائے جاؤ گے۔“

دوسری روایت میں امامؑ فرماتے ہیں کہ: ”اپنے مُردوں کے لئے عمدہ کفن کا انتخاب

کرو کیونکہ یہ اُن کی زینت ہے۔“

ایک روایت میں یہ بھی ملتا ہے کہ: ”چونکہ مُردے اپنے کفنوں پر فخر و مباہات کرتے ہیں۔“

ان روایات کی بناء پر سامانِ سفرِ آخرت بیگ میں موجود کفن کے ساتھ ان تمام امور کو

شامل کیا گیا ہے جس سے اس کفن کی ظاہری و باطنی عمدگی میں اضافہ ہو سکے۔

## اس کفن کے سلسلے میں اب آپ کو ۳ کام کرنا ہیں۔

۱۔ ویسے تو تمام دعاؤں کو لکھنے کی روشنائی (ink) میں امام حسینؑ کے حرم مطہر کی خاک و غبار کو مخلوط کیا گیا ہے البتہ اب آپ ان دعاؤں کو اگر ممکن ہو تو بغیر روشنائی کی انگلی سے کفن پر لکھیں کیونکہ ایسا کرنا بھی جائز اور صحیح ہے۔ (عروة الوثقی جلد ۱)

۲۔ مرد حضرات کفن کی کسی چادر کو یا خواتین کفن کے مقنع کو اکثر یا کبھی کبھار پہن کر اس میں نمازیں ادا کریں اور پھر سامانِ سفرِ آخرت بیگ میں واپس رکھ دیں کیونکہ مستحب ہے کہ کفن اُس کپڑے میں دیا جائے جس میں مومن نے حج یا عمرہ کا احرام باندھا تھا یا جس میں وہ نمازیں پڑھتا تھا۔ (تحریر الوسیلہ جلد ۱ عروة الوثقی جلد ۱)

۳۔ اب یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ جب کبھی خود زیارات کے سفر پر جائیں یا آپ کا کوئی عزیز، دوست یا رشتہ دار جائے تو مستحب ہے کہ اُسے آئمہ معصومین علیہم السلام کی قبور یا ضربیوں سے مس کیا جائے۔ (عروة الوثقی جلد ۱ صفحہ ۲۹۵)

## ۸ سامانِ سفرِ آخرت بیگ میں خاک کر بلا بھی موجود ہے۔

اس بیگ میں کربلا کی مقدّس زمین کی خاک رکھی گئی ہے کیونکہ علماء کی سیرت رہی ہے کہ وہ اپنی قبر میں رکھنے کے لئے آئمہ معصومین علیہم السلام کی قبور کی مٹی جمع کیا کرتے تھے جیسا کہ آیت اللہ عرشی نجفیؑ نے جمع کی تھی اور اپنی قبر میں رکھنے کی وصیت کی تھی۔ زیارات کے سفر پر جانے والے کچھ کوشش کر کے آئمہ معصومین کے حرم کے خدام سے بات کر کے اُسے حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اس سلسلے میں وہ مٹی یا گرد و غبار جو حرم کی صفائی کے دوران جمع ہو جاتا ہے وہ بھی کارآمد ہے۔ عام طور پر حرم مطہر کے لئے عطیات دینے والوں کو تبرکاً حرم کا غبار دیا جاتا ہے اور وہاں موجود حرم کے عطیات و نذور لینے کے دفتر سے کچھ عطیہ دے کر اس غبار کو حاصل کیا جاسکتا ہے۔

کیونکہ آئمہ معصومینؑ خصوصاً سید الشہداء امام حسینؑ کی قبر کی مٹی اگر قبر میں موجود ہو تو وہ عذاب کو ختم کروادیتی ہے۔

وسائل الشیعہ کی جلد ۲ میں ایک روایت ہے جس کے مطابق:

”جب ایک گناہ گار عورت کی میت کو اُس کی قبر بار بار نکال کر باہر پھینک دیتی تھی اور زمین اُسے قبول نہیں کر رہی تھی تو امام جعفر صادقؑ نے لوگوں سے کہا کہ امام حسینؑ کی قبر کی تھوڑی سی مٹی اس کی قبر میں رکھ دو تا کہ قبر اُسے قبول کر لے۔“ چنانچہ لوگوں نے ایسا ہی کیا اور خدا نے اُسے قبر میں چھپا دیا۔

## جنت

صرف تمناؤں اور آرزوؤں کے ساتھ حاصل نہیں ہوتی

جنت کی قیمت عمل صالح ہے

وسائلُ الشیعه جلد ۴ میں شیخ حرّ عاملیٰ نے یہ روایت بھی نقل کی ہے کہ:

”ایک شیعہ نے غیبتِ صغریٰ میں امام زمانہ کے خاص نائب کے توسط سے ایک سوال بھجوایا کہ آیا میرے لئے جائز ہے کہ میں امام حسینؑ کی قبر کی مٹی اپنی قبر میں رکھوں یا تربتِ حسینؑ سے کفن پر کچھ لکھوں تو حضرت امام زمانہ نے اپنی توفیق میں اسکا جواب دیا کہ:

”دونوں کام پسندیدہ ہیں“ البتہ تربت کے احترام کی رعایت کرنی چاہئے مہر یا تربت کو میت کے چہرے کے مقابل رکھا جائے..... کیونکہ خاکِ قبرِ حسینؑ، میت کی قبر میں ہر بلا، آفت و عذاب سے امان ہے۔

جیسا کہ روایات میں ہے کہ نجف اشرف یا مشہد مقدّس میں دفن ہونے والوں پر سے عذابِ قبر ختم اور سوال منکر و نکیر ساقط ہو جاتے ہیں ہو سکتا ہے کہ ہم وہاں دفن نہ ہو سکیں لیکن کم از کم یہ تو کر سکتے ہیں کہ زمین کر بلا، نجف، بقیع، کاظمین، سامرہ، مشہد وغیرہ کی مٹی اس امید پر جمع کر کے اپنی قبر میں رکھنے کا انتظام کر دیں کہ ہم مجبور ہیں مگر خدائے بزرگ و برتر مجبور نہیں اور کوئی تعجب نہیں کہ وہ ان شہروں کی مقدّس خاک کے صدقے میں ہم پر بھی ویسے ہی رحمت نازل کرے جیسے وہ نجف و مشہد و کر بلا وغیرہ میں مدفون مومنین پر نازل کرتا ہے کیونکہ قبورِ آئمہ کی مٹی حاصل کرنا اور ان مقامات پر دفن ہونا ہر مومن کے بس میں نہیں ہے۔

سامانِ سفرِ آخرت بیگ میں وہ رومال بھی ہے جس میں آپ

عزائے اہل بیتؑ، خوفِ خدا اور توبہ کے آنسو جذب کریں گے۔

سامانِ سفرِ آخرت بیگ میں وہ رومال بھی ہے جس میں آپ عزائے امام مظلوم اور عزائے اہل بیتؑ کے آنسوؤں کو جذب کریں گے اور اسی میں آپ خوفِ خدا سے گریہ کے آنسو اور توبہ و ندامت کے آنسو بھی جذب کریں گے۔ یہ رومال بھی قبر میں ساتھ ہی رکھا جائے۔

آیت اللہ مرعشی نجفیؒ نے اپنی وصیت میں بھی اس رومال کو اپنی قبر میں ساتھ دفن کرنے کا حکم دیا تھا۔

حضرت امام علی رضّانے ایک شخص ریّان سے فرمایا تھا کہ:

”اے ریّان! اگر تم حسینؑ پر اتنا گریہ کرو کہ تمہارے رخساروں پر آنسو جاری ہو جائیں تو خدا تمام گناہانِ صغیرہ و کبیرہ کو، چاہے زیادہ ہوں یا کم معاف کر دے گا۔“

خود امام حسینؑ فرماتے ہیں:

”جو مجھ پر گریہ کرے گا وہ اپنی قبر سے اس حال میں اُٹھے گا کہ اُس کی گردن پر کوئی گناہ نہ ہوگا اور ایسا ہوگا جیسے کہ ماں کے پیٹ سے ابھی پیدا ہوا ہو۔“

امام حسینؑ کے غم میں گریہ کا عظیم ثواب یہ بھی ہے کہ خدا آنسوؤں کے ہر قطرے کے بدلے مومن کو ۱۰۰ شہیدوں کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

کوشش کریں کہ خوفِ خدا سے گریہ کر کے اُن آنسوؤں کو بھی اس رومال میں جذب کریں۔

امام سجادؑ دُعائے ابو حمزہ ثمالی میں فرماتے ہیں کہ: ”اے خدا میرے گریہ کرنے اور رونے میں میری مدد فرما کیونکہ میں نے اپنی تمام زندگی کو آج اور کل کے انتظار میں کہتے ہوئے گزار دیا ہے۔“

امیر المومنین مولا علیؑ نے نوبِ بکالی سے فرمایا:

”اے نوب! آج خوفِ خدا سے اشک بہاؤ گے تو قیامت میں تمہاری آنکھیں روشن ہوں گی تمہاری آنکھوں سے گرا ہوا آنسو کا ہر قطرہ آتشِ جہنم کو بجھا دے گا۔“

۱۰ سامانِ سفرِ آخرت بیگ میں خاکِ کربلا کی ایک سجدہ گاہ بھی ہے۔

جس پر آپ نے نمازوں کے سجدے کیئے ہوں، جس پر آپ نے شکر کے سجدے انجام دیئے ہوں وہ آپ کے ساتھ آپ کی قبر میں دفن کی جائے گی۔

بحر المصابیہ جلد ۱ میں امام صادقؑ فرماتے ہیں کہ:

”تربتِ حسینؑ پر سجدہ کرنے سے نماز مکمل ہوتی ہے اگرچہ وہ ناقص ہی کیوں نہ ہو۔“

بحار الانوار کی جلد ۸۵ میں ہے کہ:

امام حسینؑ کی تربت پر سجدہ کرنے سے سات حجابات دور ہو جاتے ہیں۔

علماء فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ہے کہ وہ ۷ صفاتِ رزیلہ دور ہو جاتی ہیں جو

اعمال کو قبول ہونے سے روکتی ہیں جس میں عجب، ریا، تکبر، حسد، قساوتِ قلبی، اپنے

آپ کو دوسروں سے برتر سمجھنا وغیرہ شامل ہیں۔ لہذا ہر وہ سجدہ جو اس خاک پر کیا جاتا ہے وہ درجہ قبولیت حاصل کر لیتا ہے۔

مستدرک الوسائل جلد ۴ میں امام صادقؑ ارشاد فرماتے ہیں کہ:

خاکِ قبرِ حسینؑ پر سجدہ زمین کے سات طبقات کو متور کر دیتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ آیت اللہ عثمیٰ نجفیؒ نے بھی اپنی وہ سجدہ گاہ جس پر کثرت سے سجدے کیئے تھے اپنے ساتھ قبر میں رکھنے کی وصیت فرمائی تھی۔

بحار الانوار کی ایک حدیث میں امام موسیٰ کاظمؑ فرماتے ہیں کہ:

”جب میت کو قبر میں ڈالو تو اُس کے منہ کے سامنے خاکِ شفاء سے بنی ہوئی

سجدہ گاہ رکھ دو، اُس کے سر کے نیچے نہ رکھو۔“

۱۱ سامانِ سفرِ آخرت بیگ میں خاکِ کربلا کی ایک تسبیح بھی ہے جس پر آپ کو کثرت سے درود و ذکرِ خدا انجام دینا ہے۔

علامہ کفعمیؒ نے کتاب ”مصباح“ میں امام صادقؑ سے روایت نقل کی ہے کہ

جو کوئی تربتِ حسینؑ سے بنی تسبیح کے ساتھ ایک مرتبہ سبحان اللہ پڑھتا ہے تو اُس کے لئے

400 نیکیاں ہیں اور اس کی 400 حاجتیں پوری ہوتی ہیں اور اگر خاکِ شفاء

کی بنی ہوئی تسبیح سے ایک مرتبہ تسبیحاتِ اربعہ پڑھے تو اس کے لئے ایک ہزار

نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور چھ ہزار گناہ معاف ہوتے ہیں اور اُس کے چھ ہزار

درجات بلند کیئے جاتے ہیں اور یہ شخص چھ ہزار لوگوں کی شفاعت کرے گا۔

بعض روایات میں آیا ہے کہ حضرت آدمؑ نے بھی اس کی وصیت فرمائی تھی دیگر انبیاءؑ نے بھی اس پر عمل کیا، زمانہ جاہلیت میں یہ عمل متروک ہو گیا اور پیغمبر اسلامؐ نے آکر اسے دوبارہ زندہ فرمایا۔ (عروۃ الوثقی جلد ۱)

### جریدتین کے سلسلے میں چند احکام

- ۱۔ خشک لکڑیاں کافی نہ ہوں گی ، تروتازہ ہوں۔
- ۲۔ کم از کم ایک بالشت لمبائی ہو زیادہ سے زیادہ ایک ہاتھ کے برابر ہوں۔
- ۳۔ یہ لکڑیاں جتنی موٹی ہوں بہتر ہیں کیونکہ تازہ موٹی لکڑی جلد خشک نہیں ہوتی اور عذاب برطرف رہے گا۔
- ان جریدتین (لکڑیوں) پر وہ چیز لکھنا بہتر ہے جس کو کفن پر لکھنا مستحب یا بہتر سمجھا گیا ہے لہذا سامان سفر آخرت بیگ میں ماڈل جریدتین کے اوپر لپیٹے گئے کپڑے پر جو چیزیں تحریر ہیں وہ یہ ہیں۔
- ۱۔ دعائے جوشن کبیر
- ۲۔ دعائے جوشن صغیر
- ۳۔ مولیٰ علیؑ کے وہ اشعار جو آپ نے سلمان فارسیؓ کے کفن پر تحریر فرمائے تھے۔
- ۴۔ امام رضاؑ کی سلسلۃ الذہب کی حدیث مع اسناد۔
- ۵۔ خدا کی وحدانیت، رسول اللہ کی رسالت، آئمہ علیہم السلام کی امامت اور دیگر عقائد حقہ کا اقرار۔
- ۶۔ سورہ ملک، سورہ تکوین اور مناجات امیر المؤمنینؑ (مولیٰ مولیٰ) بھی تحریر ہے۔

اس خاک کربلا میں یہ خصوصیات کہاں سے پیدا ہوئیں.....؟ کیونکہ اُس میں سید الشہداء کا خون ملا ہے اور اُن کے ان اصحاب باوفا کا جن کی مثال دنیا میں نہیں ملتی ہے۔

جریدتین (دوسبز لکڑیاں) رکھنا مستحب ہے اور رسول خدا اور آئمہ معصومین علیہم السلام نے اس کی تاکید فرمائی ہے۔

وسائل الشیعہ میں زرارہؑ نے امام محمد باقرؑ سے پوچھا مولیٰ اگر میت کے ساتھ جریدتین (دوسبز لکڑیاں) نہ رکھی جائیں تو کیا ہوگا؟ فرمایا: ”بہتر ہے کہ رکھی جائیں کیونکہ جب تک لکڑیاں تر رہیں گی میت پر سے عذاب و حساب اٹھایا جائے گا..... کیونکہ عذاب و حساب ایک دن میں ایک گھڑی میں اور لحظہ میں اور میت کے قبر میں اتارنے اور جنازے کی تشیع کرنے والوں کے پلٹ جانے کے بعد مکمل ہو جاتا ہے۔“

اور کھجور کی دوسبز لکڑیاں میت کے ہمراہ اس لئے رکھی جاتی ہیں کہ ان دونوں کے خشک ہونے کے بعد انشاء اللہ میت پر عذاب و حساب نہیں ہوگا۔

ایک روایت میں ہے کہ رسول خدا جب ایک قبر کے پاس سے گزرے جس پر عذاب ہو رہا تھا تو آپ نے ایک تروتازہ لکڑی منگوائی اور اُس کے حصے کینے ایک حصے کو ستر کی طرف اور ایک کو اُس کی پائنتی کی طرف گاڑ دیا اور فرمایا:

”جب تک یہ دونوں تروتازہ رہیں گی، اس کے عذاب میں کمی رہے گی یا مکمل طور پر برطرف ہو جائے گا۔“

## شہادت نامہ

۱۲

مستحب ہے کہ چالیس یا پچاس مومنین میت کے ”اہل خیر“ ہونے کی گواہی دیں اور کہیں کہ:

اللَّهُمَّ إِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهُ إِلَّا خَيْرًا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنَّا  
”خداوند اہم اس کی خیر اور خوبی کے سوا اور کچھ نہیں جانتے اور تو ہماری نسبت سے بہتر جانتا ہے۔“  
(عروۃ الوثقی جلد ۱ صفحہ ۳۲۵)

یہی مفہوم مرآة الکمال میں یوں بیان ہوا ہے کہ:  
”مستحب ہے کہ چالیس مومن، مرد میت کو غسل دینے کے بعد دفن کرنے سے پہلے اس کی طرف اشارہ کر کے کہیں:

اللَّهُمَّ إِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهُ إِلَّا خَيْرًا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنَّا  
”خداوند اہم اس کی خیر اور خوبی کے سوا اور کچھ نہیں جانتے اور تو ہماری نسبت سے بہتر جانتا ہے۔“

علامہ مامقانی فرماتے ہیں: ”شاید اس کا ثبوت جو ہمارے زمانے میں رواج ہے کہ چالیس آدمی اپنی مذکورہ گواہی کو کپڑے کے ایک ٹکڑے پر لکھ کر میت کے ساتھ اس کی قبر میں رکھتے ہیں یہیں سے لیا گیا ہے جو کہ مقصد کے ایک ہونے کی وجہ سے ہے۔ لہذا جو شہادت نامہ کفن کے ساتھ سامان سفر آخرت بیگ میں موجود ہے اُس پر ایسے چالیس یا اس سے زائد نیک و صالح مومنین و مومنات کی گواہی کے طور پر دستخط لے لئے جائیں تاکہ پروردگار اُن کی گواہی قبول کرتے ہوئے اپنا حرم و کرم فرما کر مرنے والے کو اپنی برزخی جنت میں داخل کرے۔“

## اہم نوٹ

سامان سفر آخرت بیگ میں ماڈل جریدتین رکھے گئے ہیں ان کو قبر میں میت کے ساتھ نہیں رکھنا ہے بلکہ دو تازہ لکڑیاں رکھنا ہیں۔  
جب ان لکڑیوں کا انتظام ہو جائے تو ماڈل جریدتین کے اوپر لپیٹی گئی دعاؤں کے کپڑے کو اُتار کر تازہ لکڑیوں پر لپیٹ دیا جائے۔ اور اس سلسلے میں غفلت یا سستی نہ کی جائے۔

یہ نہ ہو کہ ماڈل جریدتین کی خشک لکڑیاں ہی میت کے ساتھ رکھ دی جائیں۔

اگر آپ چاہیں تو بیگ میں آیت اللہ مرعشی نجفیؒ کی وصیت کے مطابق مخصوص قرآن، جائے نماز، کالے کپڑے بھی رکھے جاسکتے ہیں۔

۱۳

سامان سفر آخرت بیگ میں آپ خود وہ ۳ چیزیں اضافی طور پر رکھ سکتے ہیں جن کی وصیت آیت اللہ مرعشی نجفیؒ نے بھی فرمائی تھی کہ  
+ میری قبر میں وہ چھوٹا قرآن بھی رکھنا کہ جس کی میں اکثر تلاوت کیا کرتا تھا۔  
+ وہ جائے نماز جس پر میں نے ۷۰ سال نمازیں اور نماز شب ادا کی ہے۔  
+ عزائے امام مظلوم میں پہنے گئے وہ کالے کپڑے جنہیں میں اکثر مجالس میں پہن کر جاتا تھا۔

یہ سب چیزیں میرے ساتھ دفن کی جائیں

سامانِ سفرِ آخرت بیگ میں آپ زمزم کی  
ایک بوتل بھی رکھی ہے۔۔

۱۷

سامانِ سفرِ آخرت بیگ میں آپ زمزم کی ایک بوتل بھی رکھی گئی ہے جسے دفن  
کے وقت کفن پر چھڑکا جائے۔

اُمید قوی ہے کہ برزخی زندگی کا یہ سفر ان تمام چیزوں  
کیساتھ انتہائی سہولت و آسانی کے ساتھ طے ہو جائے گا۔

کیا یہ بات مناسب نہیں ہے کہ وہ پروردگارِ عالم جو بہانے بہانے  
سے اپنے بندوں کو معاف کرنا چاہتا ہے بندۂ مومن اپنی زندگی میں  
اُس کی رحمت کی شکرگزاری میں اُس کی کوئی نافرمانی نہ کرے۔؟  
اگر کبھی نافرمانی ہو جائے تو فوراً سچی توبہ کر لے۔۔

سامانِ سفرِ آخرت بیگ میں ایک ماڈل وصیت نامہ بھی رکھا گیا ہے۔۔

۱۵

یہ وصیت نامہ سوّم کی مجلس، چالیسویں کی مجلس اور برسی کی مجلس میں پڑھ کر سنایا جائے گا۔  
یہ ماڈل وصیت نامہ ہے جس میں آپ خود بھی اضافہ کر سکتے ہیں یا تبدیل کر سکتے  
ہیں اس وصیت نامہ کا مقصد امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ  
جب موت کے بعد بھی اسے فراموش نہ کیا تو زندگی میں اس فریضہ امر بالمعروف اور  
نہی عن المنکر کو بجالانے کی کس قدر تاکید ہوگی۔

(مالیات اور دیگر امور سے متعلق وصیت نامہ الگ سے تحریر کریں جس کی تفصیل کتاب  
”وصیت نامہ کیسے لکھا جائے“ میں تحریر ہے جو سامانِ سفرِ آخرت بیگ میں دستیاب ہے)۔

البتہ سوّم، چالیسویں اور برسی کی مجلس میں مرنے والے کی طرف سے پڑھ کر سنایا  
جانے والا وصیت نامہ بھی الگ سے سامانِ سفرِ آخرت بیگ رکھا گیا ہے۔۔

سامانِ سفرِ آخرت بیگ میں آپ اپنی حیثیت کے  
مطابق کچھ پیسے صدقے کے طور پر رکھ دیجئے۔۔

۱۶

جو آپ کے انتقال کے بعد، جس وقت غسل دیا جا رہا ہو، دفن کے وقت اور  
دفن کی پہلی رات صدقہ کینے جائیں تاکہ کسی بھی ممکنہ عذاب کو ختم کیا جاسکے۔  
حضرت رسول خدا نے فرمایا:

”میت پر دفن کی پہلی رات سے زیادہ سخت کوئی اور لمحہ نہیں ہوتا لہذا تم  
اپنے مُردوں پر رحم کرو اور ان کے لئے صدقہ دیا کرو“ (عروۃ الوثقی جلد ۱)

## مدارک

- ۱۔ قرآن کریم
- ۲۔ نبج البلاغہ
- ۳۔ عروۃ الوثقیٰ
- ۴۔ منہاج الصالحین
- ۵۔ تحریر الوسیلہ
- ۶۔ احکام اموات
- ۷۔ وصیت نامہ کیسے لکھا جائے
- ۸۔ وسائل الشیعہ
- ۹۔ کل نفس ذائقۃ الموت
- ۱۰۔ مرآة الکمال

### رسول خدا ﷺ نے فرمایا

جب تک تمہیں سانسوں کی مہلت ملی ہوئی ہے  
اور زندگی کی تازگی حاصل ہے  
اعمال (صالحہ) بجالانے کے موقع کو غنیمت جانو  
قبل اس کے رنج و اندوہ کا شکار ہو جاؤ  
اس وقت پشیمانی بے سود ہے

## ان لوگوں میں شمار نہ ہونا

جو عمل کے بغیر ثوابِ آخرت کی اُمید رکھتے ہیں  
اُمیدوں کو طول دے کر توبہ کو تاخیر میں ڈال دیتے ہیں

صالحین سے محبت تو رکھتے ہیں  
مگر ان کے عمل کے مطابق عمل نہیں کرتے

گنہگاروں سے دشمنی رکھتے ہیں مگر ہیں خود بھی گنہگار

مرنے سے ڈرتے ہیں مگر عمل کا موقع ہاتھ سے  
نکل جانے سے پہلے اقدام عمل نہیں کرتے

دوسروں کو ذرا ذرا سے گناہ کی سزا سے ڈراتے ہیں  
اور خود اپنے عمل سے بھی زیادہ جزا کی امید رکھتے ہیں

جو کچھ فانی ہے اُس پر جان لڑاتے ہیں  
مگر جو باقی ہے اُس سے جی چراتے ہیں  
نفع کو نقصان اور نقصان کو نفع سمجھتے ہیں

امام علیؑ

نجم البلاغہ